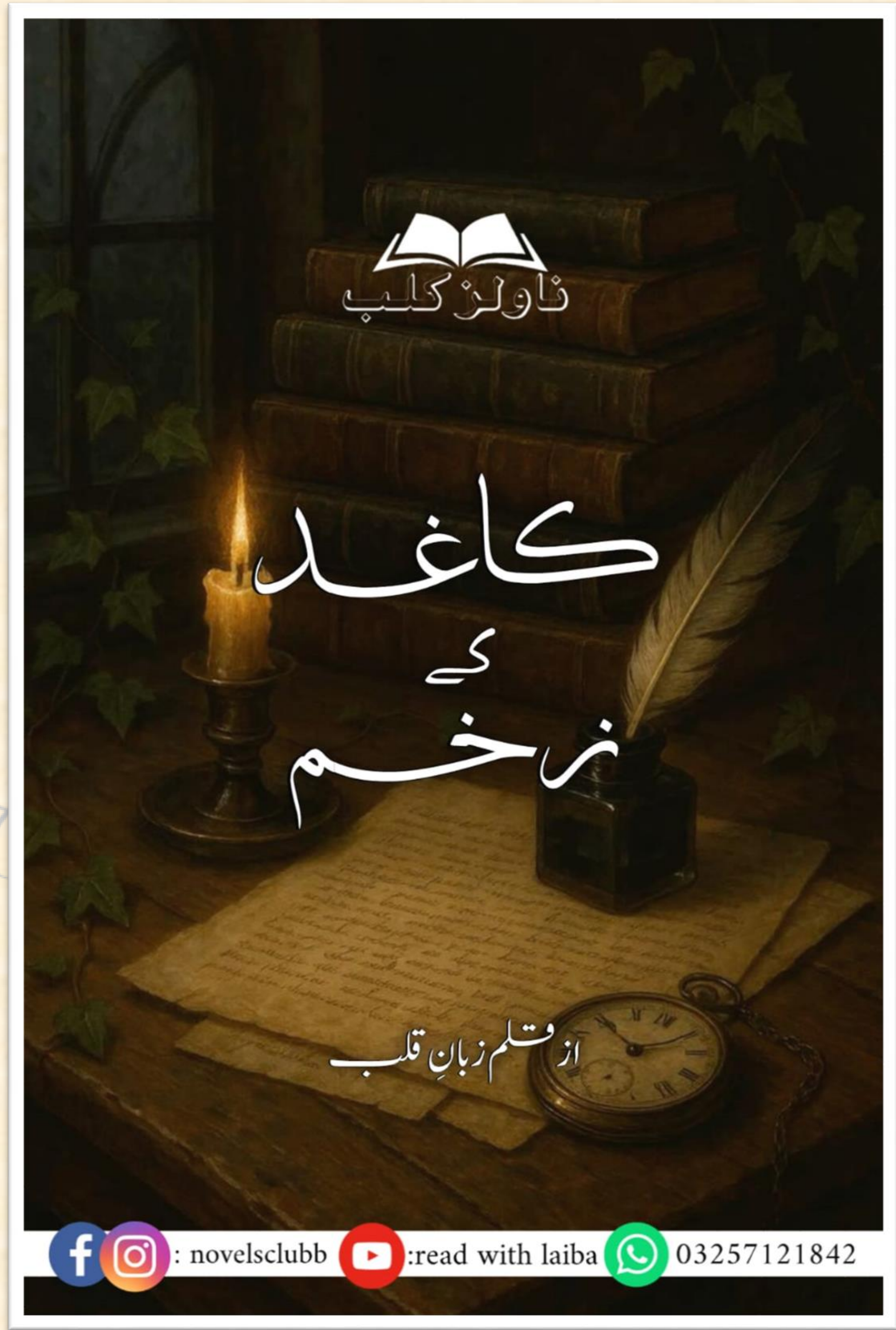
ناولز کلب
کاغذ کے زخم
از قلم زبانِ قلب
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

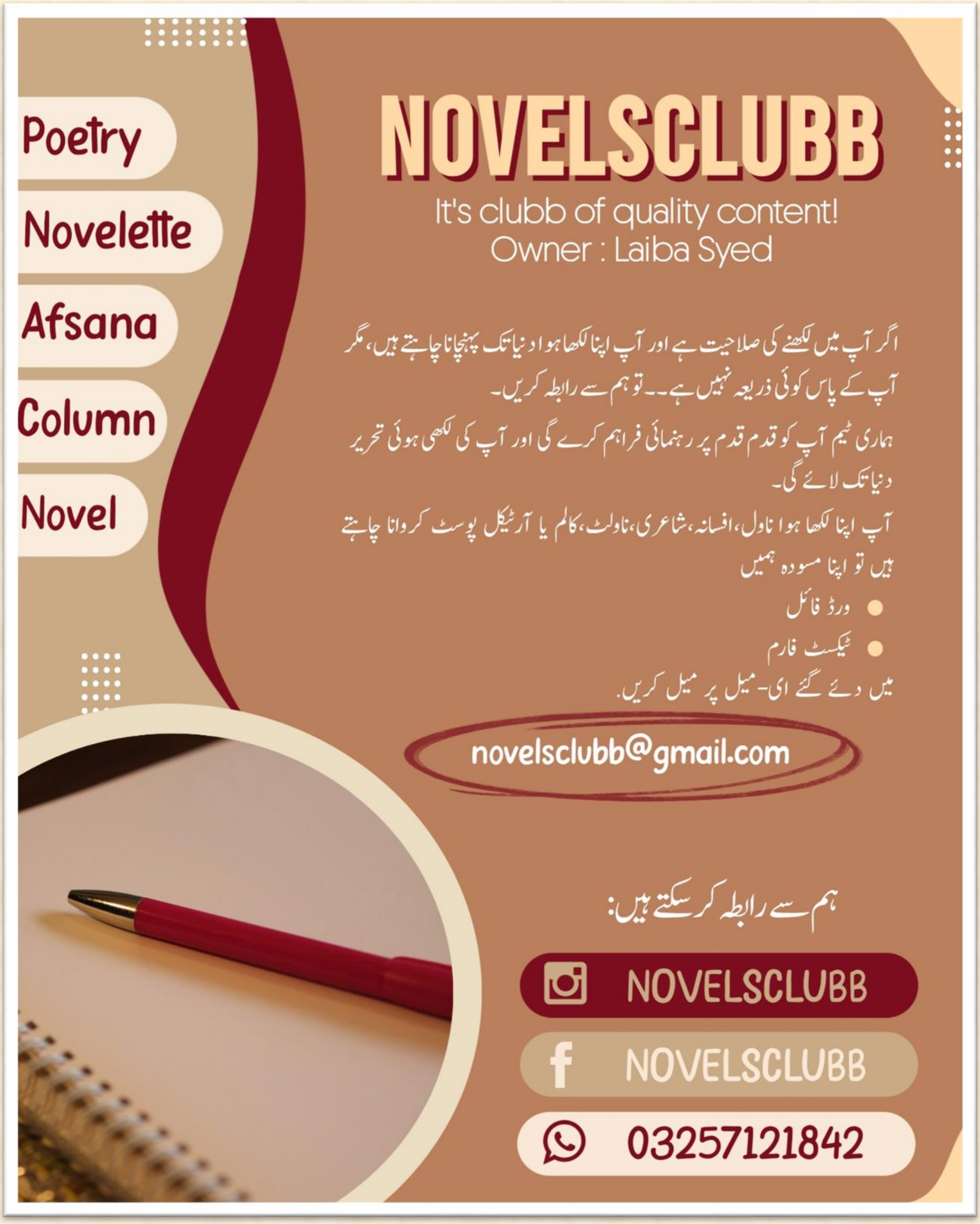
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

کاغذ کے زخم

از قلم

زبانِ قلب

زبانِ قلب
Clubb of Quality Content!

کاغذ کے زخم

"جب سچائی کاغذ پر اترتی ہے، تو زخم بھی گواہی بن جاتے ہیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پیشِ لفظ

"کاغذ کے زخم" ایک احتجاج ہے—ان قلموں کے خلاف جو ادب کو صرف فحاشی، شہوت اور تفریح تک محدود کر چکے ہیں۔ یہ ناول ان الفاظ کے زخم دکھاتا ہے جو بظاہر پرکشش ہوتے ہیں، مگر روح کو مجروح کرتے ہیں۔ یہ کہانی معاشرتی گراوٹ، ضمیر کی بیداری، اور قلم کی اصل ذمہ داری پر ایک گہری روشنی ڈالتی ہے۔

مصنفہ نے اس کہانی کے ذریعے نہ صرف ایسے مصنفین کے رجحانات کو للکارا ہے جو لفظوں کی چمک دمک سے قارئین کو بہلاتے ہیں، بلکہ ان قارئین پر بھی سوال اٹھایا ہے جو ایسے بے مقصد ادب کو خوشی سے قبول کرتے ہیں۔ یہ ناول شعور کی جوت جگانے، ادب کے تقدس کو بحال کرنے، اور نسلِ نو کو فکری رہنمائی دینے کی ایک سچی اور جرات مندانہ کاوش ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب اول— لفظوں کا زہر

کتابیں ہمیشہ سے آبرو کا عشق تھیں۔

لفظ، جملے، کردار— یہ سب اس کی روح کو باندھ لیتے تھے۔

مگر افسوس...

آج کل بازار میں بکنے والے ناول، خواب کم اور زہر زیادہ بانٹ رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آبرو اکثر لائبریری کے سنسان گوشے میں بیٹھ کر صفحات پلٹتی۔

کہانیاں پڑھتے پڑھتے،

کبھی وہ آنکھوں میں جگمگاتے خواب دیکھتی،

تو کبھی ان دیکھے زخم سہتی۔

لائبریری کا وہ کونا جیسے اس کی پناہ گاہ تھی۔ کھڑکی کے باہر بارش کی ہلکی بوندیں شیشے سے ٹکرا رہی تھیں، اور اس کے سامنے

کھلی کتاب میں ایک کردار اپنی ماں کی موت پر آنسو بہا رہا تھا۔ آبرو نے آہستہ سے آنکھیں موندلیں—وہ لفظوں کے ساتھ

رو سکتی تھی، جی سکتی تھی، مگر کچھ لفظ اسے اندر سے چیر دیتے تھے۔

"محبت، عشق، آزاد خیالی..."

لفظوں کا تانا بانا خوبصورت تھا،

مگر اندرونی پیغام دھندلا اور زہریلا تھا۔

کہیں حیاء کا مذاق اڑایا جا رہا تھا،

کہیں محبت کو بازار کی بولی میں تول کر بیچا جا رہا تھا۔

آبرو حیران ہوتی تھی،

کیا واقعی الفاظ صرف جذبات بھڑکانے کے لیے ہوتے ہیں؟

کیا ادب کا مقصد بس اتنا تھا؟

" دوسری طرف..."

اسی جامعہ میں ایک اور لڑکی تھی۔

وہ خوبصورت لب و لہجے میں کہانیاں لکھتی تھی

ایسی کہانیاں جو بازار میں ہاتھوں ہاتھ بکتی تھیں۔

مگر ان کہانیوں کا موضوع

محض رنگینیاں، آزاد محبت، اور بے حیائی تھا۔

لفظوں کا ایسا جادو بُنا گیا تھا کہ قاری سوچے سمجھے بغیر بہک جاتا۔

وہ لڑکی اپنے آپ کو "بہادر" سمجھتی تھی۔

اسے لگتا تھا کہ وہ معاشرتی بندھن توڑ کر "آزادی" کی طرف بڑھ رہی ہے۔

وہ بچپن سے کہانیاں لکھا کرتی تھی، ابتدا میں وہ بھی خوابوں اور محبتوں کی معصوم تصویر کشی کیا کرتی تھی۔

مگر جیسے جیسے شہرت ملی، ویوز بڑھے، اور ایڈیٹرز نے "تھرل" مانگا—وہ تبدیل ہوتی گئی۔

اس کا قلم نرمی سے زہر لکھنے لگا، اور وہ خود اس زہر کی عادی ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہر نئی تحریر کے بعد،

اس کے فالوورز کی تعداد بڑھتی،

تعریفوں کے انبار لگتے،

اور اس کا سر غرور سے اور بلند ہو جاتا۔

اسے نہ کوئی شرم تھی نہ کوئی فکر۔

لفظوں کو بیچ کر وہ شہرت خرید رہی تھی۔

مگر دل کے کسی کونے میں

کہیں ہلکی سی خلش تھی،

جسے وہ خود بھی سمجھ نہیں پاتی تھی۔

آج یونیورسٹی کے آڈیٹوریم میں ایک خصوصی نشست تھی۔

"ادب کی طاقت اور سماج پر اثرات" موضوع تھا۔

آبرو بھی اکیلی کرسی پر بیٹھ گئی۔

کتاب سینے سے لگا رکھی تھی۔

Clubb of Quality Content

اس کا دل دھڑک رہا تھا، جیسے وہ کسی فیصلے کے دہانے پر ہو۔

آج کے مقرر سے وہ امید لگائے بیٹھی تھی کہ شاید کوئی اس کی الجھن کا جواب دے سکے۔

اور وہ لڑکی—

اپنے کچھ فینز کے ساتھ ایک طرف بیٹھی تھی۔

آنکھوں میں چمک، چہرے پر فخر،

اور دل میں بے فکری تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تقریب کا ہال روشنیوں سے جگمگا رہا تھا،

ہال میں شور کم ہوا۔

روشنی مدھم ہوئی۔

اور اسٹیج پر،

ایثار احمد کا پرسکون، باوقار چہرہ نمودار ہوا۔

اس کے قدموں کی چاپ بھی جیسے ہال میں گونجتی محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے نرمی مگر گہرائی سے کہا:

"ادب!— لفظوں کی وہ طاقت،

جو دلوں کو سنوار بھی سکتی ہے،

اور بگاڑ بھی سکتی ہے۔ "

اس کے جملے ہال میں گونجنے لگے۔

فضا سنجیدہ ہو گئی۔

ایثار کہتا رہا:

"ادب تخلیق کرنے والوں کی ذمے داری ہے کہ وہ خواب دکھائیں— مگر جھوٹے نہیں۔

محبت لکھیں— مگر پاکیزہ۔

جذبات دکھائیں—مگر اخلاق کے دائرے میں۔

ورنہ لفظوں کا زہر پورے معاشرے کو مفلوج کر دیتا ہے۔"

آبرو کے دل میں جیسے کوئی دستک ہونے لگی۔

اور دور، اس فحاشی لکھنے والی لڑکی نے پہلی بار نظریں چرائیں۔

لبوں پر ہلکی سی کپکپاہٹ آ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا واقعی…

جو کچھ وہ لکھ رہی تھی،

وہ کسی کی روح کو زخمی کر رہا تھا؟

اس کے کانوں میں بس وہ ایک جملہ گونج رہا تھا:

"ورنہ لفظوں کا زہر… روح کو زخمی کر دیتا ہے۔"

یہ پہلا لمحہ تھا۔

محض ایک لمحہ۔

مگر یہ لمحہ شاید ایک طویل سفر کا آغاز بننے والا تھا۔

اس لمحے میں،

اس کے دل میں جیسے کسی نے آہستہ سے ایک سوال رکھ دیا ہو—

کیا لفظ صرف بہکانے کے لیے ہوتے ہیں؟ یا سنوارنے کے لیے بھی؟

باب دوم—خاموش بغاوت

لیکچر ختم ہو چکا تھا۔

ہال میں خاموشی تھی۔

لوگ گروپوں میں بیٹھ کر بحث کر رہے تھے۔

آبرو کی آنکھوں میں چمک تھی۔

ایثار احمد کی باتیں دل میں اتر گئی تھیں۔

وہ سوچ رہی تھی کہ

"ادب تخلیق کرنے والوں کی ذمے داری ہے کہ وہ خواب دکھائیں— مگر جھوٹے نہیں..."

یہ جملہ اس کے ذہن میں گونج رہا تھا۔

وہی جملہ، جو اسٹیج پر سنا تھا،

اور دل کی تہوں تک اتر گیا تھا۔

"لفظوں کا زہر پورے معاشرے کو مفلوج کر دیتا ہے"

یہ بات اب سچ لگنے لگی تھی۔

مگر دوسری طرف—

وہ مشہور لڑکی—

(فحاشی لکھنے والی)

جسے سب سوشل میڈیا پر جانتے تھے،

وہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے مسکرا رہی تھی۔

مگر اس بار اُس مسکراہٹ میں وہ پرانا غرور نہیں تھا—

بلکہ جیسے خود سے نظریں چرا رہی ہو۔

دل میں تھوڑا سا چبھن تو ہوئی تھی،

ایثار احمد کی آواز جیسے اب بھی کانوں میں گونج رہی تھی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"محبت لکھیں — مگر پاکیزہ۔"

وہ فوراً خود کو سمجھانے لگی:

"اوہ... یہ سب دقیانوسی لوگ ہیں۔

آج کے دور میں اتنی پابندیاں؟

تخلیق کی آزادی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔"

اس نے ایک طنزیہ قہقہہ لگایا،

اور اپنے دوستوں سے کہا:

"چلو! یہاں سے، فضول لیکچر تھا۔"

مگر دل کے اندر —

جیسے خاموش آتش فشاں پھٹنے سے پہلے کی لرزش ہو،

ایسی بغاوت نے جنم لیا تھا جس کا شور صرف اندر سنائی دیتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ بدلا تھا۔

بہت ہلکا سا۔

محسوس ہونے کے قابل نہیں—

مگر موجود۔

اگلے دن اس نے حسبِ معمول ایک نیا ناول لکھنے بیٹھنا تھا۔

موضوع وہی—

"آزاد محبت"، "جسمانی رومانویت"، "حدوں سے باہر خواہشات"

مگر جب قلم ہاتھ میں لیا...

تو لمحہ بھر کے لیے وہ رُک گئی۔

خیالات منتشر ہو گئے۔

کاغذ پر قلم چلانے سے پہلے،

ایسا لگا جیسے دل کی کوئی نازک رگ تھام لی گئی ہو۔

لفظوں سے زیادہ، خیال کانپنے لگے تھے۔

اور پہلی بار...

اسے لگا کہ شاید لفظوں کو بیچنا آسان ہے،

مگر لفظوں کی امانت اٹھانا— بہت بھاری۔

اسی جھجک کے دوران—

ذہن پیچھے جا رہا تھا... ہال کی اُس خاموش فضا میں،

جب ایثار احمد کی باتیں ختم ہو چکی تھیں،

اور وہ ایک لمحے کو اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

آبرو آہستہ سے اس کے قریب سے گزری۔

کتاب اب بھی اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔

نہ کچھ کہا،

نہ کچھ سنا—

مگر ان کی نگاہیں ملیں۔

بس ایک پل کے لیے۔

اور اس پل میں،

خاموش بغاوت نے جنم لیا۔

اب شاید دونوں لڑکیاں ایک جیسے سفر پر تھیں—

مگر سمت مختلف۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاید یہ ایک نئے باب کی شروعات تھی—

جہاں لفظ زہر نہیں،

دلوں کے زخموں پر مرہم،

اور سوچ کے اندھیروں میں چراغ بننے والے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باب سوم—دبی ہوئی آواز

رات کی تنہا فضا میں کھڑکی سے آنے والی خنک ہوائیں

کمرے میں پھیلی ہوئی تھیں۔

میز پر بکھری کہانیاں، نوٹس، اور خاکے—

جو سب ایک ہی دنیا کی نمائندگی کر رہے تھے—

وہی بے باکی، وہی بغاوت، وہی جسمانی خواہشات کی بے لگام تصویر کشی۔

Clubb of Quality Content

وہ کرسی پر ٹیک لگائے

خاموش بیٹھی رہی۔

ایثار احمد کی باتیں...

ابھی بھی دل کے کسی کونے میں گونج رہی تھیں:

"قلم کی حرمت کو پہچانو...

ہر لفظ، یا تو نیکی کا پل ہے

یا گناہ کا گڑھا۔

لکھنے والا صرف کہانی نہیں بناتا،

وہ ضمیر کی گواہی بھی دے رہا ہوتا ہے—

چاہے وہ مانے یا نہ مانے۔"

دل میں کہیں ہلکی سی چبھن ہوئی۔

مگر اس نے فوراً سر جھٹک دیا۔

"لوگ چاہتے ہیں مزہ، سنسنی، آزادی!

میں جو لکھتی ہوں، وہی تو وہ پڑھتے ہیں۔

کون سا میں اکیلی دنیا بدل سکتی ہوں؟ "

اس نے جھنجلا کر

کاغذ پر قلم رکھا۔

چند لمحوں کی جھجک کے بعد

پھر سے بہکاتی ہوئی کہانی لکھنے لگی۔

ہر لفظ کے ساتھ

اندر ایک آواز—

ہلکے سے احتجاج کرتی—

مگر وہ اسے نظر انداز کر رہی تھی۔

قلم تیزی سے چل رہا تھا۔

کہانیوں میں وہی پرانی خوشبو تھی—

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بے حیائی کی، بے خوفی کی،

ایک ایسی دنیا کی جہاں محبت صرف جسم سے شروع ہو کر جسم پر ہی ختم ہو جاتی تھی۔

اس نے خود کو تسلی دی:

"یہی تو بکتا ہے۔

یہی تو لوگ پڑھنا چاہتے ہیں۔

میں کیوں خود کو اذیت میں ڈالوں؟ "

مگر دل کے کسی کونے میں جیسے کچھ ٹوٹا ہو۔

ایک عجیب سی الجھن، جیسے اپنے ہی آپ سے جھوٹ بول رہی ہو۔

کیا واقعی یہ تسلی تھی... یا صرف بہانہ؟

مگر پھر بھی...

کہیں نہ کہیں،

دل کی گہرائیوں میں

ایثار احمد کی باتیں

چنگاری بن کر سلگتی رہیں۔

کھڑکی سے آنے والی ہوا

کمرے میں رکھی ایک بند کتاب کو

آہستہ آہستہ پلٹنے لگی۔

جیسے کوئی ان کہی بات

اسے یاد دلانے کی کوشش کر رہی ہو۔

دیوار پر لٹکی گھڑی کی ٹِک ٹِک

اس کی الجھن کو مزید گہرا کر رہی تھی۔

بظاہر خاموش،

مگر اس کے اندر ایک ہنگامہ برپا تھا ایسا شور جو صرف وہی سن سکتی تھی۔

رات گزر گئی۔

ناول کا نیا باب مکمل ہو گیا۔

بظاہر ایک اور کامیاب، پرکشش داستان—

لیکن اندر کہیں ایک خاموش سا سوال پیدا ہو چکا تھا:

"کیا واقعی میں جو کر رہی ہوں،

وہ صحیح ہے؟"

اس سوال کا جواب...

ابھی وہ نہیں جاننا چاہتی تھی۔

ابھی نہیں۔

لیکن شاید—

اس سوال نے اپنی جگہ بنا لی تھی۔

خاموشی میں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

الفاظ کے پیچھے،

اور دل کی ایک کمزور سی دراڑ میں۔

باب نمبر چار — دل کی دستک

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سورج ڈھل چکا تھا،

آسمان پر سنہری کرنوں کی آخری جھلک بکھر رہی تھی۔

ہوا میں عجب سی ویرانی تھی۔

ابرو نے کتاب بند کی، جو ابھی ابھی مکمل ہوئی تھی۔

ایک لمحے کو دل چاہا کہ وہ خود بھی کچھ لکھے،

"مگر ایسا کچھ جو صرف دل چھو لے، جسم کو نہیں جگائے۔"

لفظوں کی چمکدار چادر میں لپٹی کہانی نے دل میں ایک خاموش طوفان بسا دیا تھا۔

کہانی میں محبت تھی، مگر ساتھ ہی فحاشی کی وہ دھند تھی،

جس نے دل کو بے چین کر دیا تھا۔

کمرے میں تنہائی چھا گئی۔

ابرو نے کھڑکی سے باہر جھانکا،

کہیں دور، شاید کسی اور دنیا میں، کوئی پاکیزہ محبت انتظار کر رہی تھی...

ایسی محبت، جو نظر سے نہیں، دل سے پہچانی جائے۔

ایسی قربت، جس میں لمس سے زیادہ لفظوں کی اہمیت ہو۔

مگر یہ کہانیاں؟

یہ تو دل کو الجھا دیتی تھیں۔

ایک عجیب سوال بار بار ذہن میں گونجتا:

"کیا محبت صرف جسموں کا کھیل ہے؟ یا روحوں کا رشتہ بھی کوئی حقیقت رکھتا ہے؟"

مگر وہ سوال کو جھٹک کر خود کو بہلانے کی کوشش کرتی،

"یہ تو بس کہانی ہے۔"

مگر دل کے کسی کونے میں جیسے کوئی چیخ دب گئی ہو۔

کیا سب کچھ واقعی محض افسانہ تھا؟ یا ایک تلخ سچ؟

اور پھر ایک نئی کتاب کی تلاش میں سرگرداں ہو جاتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری طرف، اسی وقت، ایک کمرے میں...

قلم ایک بار پھر کاغذ پر دوڑ رہا تھا۔

ایک مشہور فحش کہانی نگار،

اپنے تازہ ناول کے لیے خیالات بکھیر رہی تھی۔

الفاظ کی چمک، سینسنی خیز مناظر، جذبات کی آگ

سب کچھ ایک بازار کی چمک کی طرح تھا،

جہاں شہرت اور پیسہ سب کچھ تھا۔

مگر دل کے کسی کونے میں ایک دبلی پتلی سی آواز بار بار گونج رہی تھی:

"کیا یہ سب واقعی سچ ہے؟ کیا میں صرف جسم بیچ رہی ہوں قلم کے ذریعے؟"

کھڑکی کے شیشے پر اوس کی بوندیں پڑی تھیں، جیسے وقت خود بھی رُک گیا ہو۔

کمرے میں خاموشی تھی، مگر اندر شور مچا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر وہ جلدی سے خود کو سنبھالتی،

"لوگ یہی پڑھنا چاہتے ہیں۔

میں بس ان کی مانگ پوری کر رہی ہوں۔

میرے الفاظ کسی کو نقصان نہیں دے سکتے۔"

کہہ کر ایک اور فقرہ لکھتی—

مگر انگلیاں کانپتی تھیں۔

ایک آنسو بے اختیار کاغذ پر ٹپک گیا۔

"وہ جانتی تھی کہ شہرت نے اس کے لفظوں کو تو سجا دیا،

مگر اس کی روح کو ننگا کر دیا تھا۔"

اچانک اُسے ایک پرانی بات یاد آئی—

ایک بار کسی نے کہا تھا،

"قلم وہ آئینہ ہے جو لکھنے والے کے اندر چھپی نیت کو بھی ظاہر کر دیتا ہے۔"

شاید وہ ایثار احمد تھا...یا کوئی اور،

وہ آواز اب قریب محسوس ہو رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

مگر وہ فوراً ہاتھ سے صاف کر کے قلم چلانے لگی...

کیونکہ دنیا کی نظریں اس کے نام کی روشنی پر تھیں،

نہ کہ اس کی ٹوٹی ہوئی روح پر۔

ابرو اور لکھاری دونوں بے خبر تھیں کہ آنے والے دنوں میں،

ایک سوال ابرو کے دل میں جنم لے چکا تھا،

اور اسی سوال کا جواب کسی اور کے قلم میں چھپا تھا،

جو وہ خود بھی پوری طرح نہیں جانتی تھی۔

ایک نادیدہ تقدیر انہیں کسی ایسے موڑ پر لے آئے گی

جہاں لفظوں کا وزن محسوس ہو گا،

اور دل کی سچائی زور پکڑے گی۔

کہانی ابھی شروع ہوئی تھی۔

تبدیلی ابھی دور تھی،

مگر دل کی ہلکی سی دستک—

اب سنائی دینے لگی تھی۔

شاید وقت دونوں کو ایک دوسرے سے ٹکرادے،

ایک کو سچائی کا چہرہ دکھانے کے لیے،

اور دوسرے کو یہ سمجھانے کے لیے

کہ لفظ صرف صفحے نہیں بدلتے—

وہ دل بھی بدل سکتے ہیں۔

دور کہیں، کائنات خاموشی سے مسکرا رہی تھی۔

جیسے اسے معلوم ہو،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کہ اب لفظ صرف لکھے نہیں جائیں گے...

جیئے جائیں گے۔

باب نمبر پانچ—ادھوری تسلیاں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رات کا پہر تھا، چاند اپنے پورے جوبن پر تھا، مگر ابرو کے دل کی ویرانی چاندنی سے بھر نہ سکی۔

ایک اور کہانی ختم ہوئی—وہی الجھے رشتے، وہی جسموں کی آگ، وہی لفظوں کی بے لباسی...

مگر اب کی بار دل نے چپ سادھنے سے انکار کر دیا۔

"کیا یہ محبت ہے؟"

ابرو نے آہستہ سے خود سے سوال کیا۔

"یا یہ صرف وقت گزارنے کا ایک اور بہانہ؟"

کتاب کی سطر میں جو لمس تھا، وہ دل کو چھوتا نہیں تھا۔

روح کہیں خالی تھی۔

کچھ دنوں سے وہ یہ سوچ سوچ کر تھک چکی تھی کہ وہ ہر بار ایسی ہی کہانیاں کیوں چنتی ہے؟

کیا واقعی اس کے اندر ایسی کشش ہے یا اسے بس عادت ہو چکی ہے؟

اسی شام، اس نے پہلی بار کسی اسلامی صفحے پر "محبتِ حقیقی" پر ایک پوسٹ دیکھی۔

لفظ سادہ تھے، مگر اثر... عجیب حد تک گہرا۔

Clubb of Quality Content

"محبت وہ نہیں جو جسم سے شروع ہو اور جسم پر ختم ہو،

محبت وہ ہے جو دلوں کو پاکیزگی میں جوڑ دے،

اور روحوں کو اک سکون عطا کرے..."

وہ دیر تک اس جملے کو پڑھتی رہی۔

کتاب کی بے لباس سطریں اور اس پوسٹ کا ایک چھوٹا سا جملہ،

دونوں کے بیچ وہ کھڑی،

ایک نئی الجھن میں...

شاید اب اس کی تلاش کچھ اور تھی۔

دوسری طرف، لکھاری نے آج ایک بہت دلخراش خط پڑھا۔

ایک قاریہ کا خط—

"آپ کی کہانیوں نے میری سوچ کو بدلا... مگر شاید غلط سمت میں۔

محبت کی طلب میں میں بہت کچھ کھو چکی ہوں۔

اب اگر آپ جیسی لکھاری سنبھال نہ سکیں،

تو پھر ہمارے جیسی قارئات کہاں جائیں؟"

قلم ہاتھ میں تھا، مگر اس روز لفظ نہیں نکلے۔

بار بار اس نے خط پڑھا۔

پہلی بار ایسا ہوا کہ وہ کمرے میں بیٹھ کر کچھ نہ لکھ سکی۔

شاید یہ وہ پہلا لمحہ تھا جب شہرت کا شور خاموش پڑا،

اور اندر کی آواز بلند ہوئی۔

وہ جانتی تھی کہ وہ ایک مشہور لکھاری ہے،

مگر اس روز... وہ صرف ایک عورت تھی،

جس کا قلم بے حسی کے پردے میں لپٹا رہا...

اور اب وہ پردہ ہلنے لگا تھا۔

کبھی وہ کہا کرتی تھی،

" محبت کا اصل مزہ تب ہے جب لفظ کپڑوں کی طرح اُتر جائیں..."

اور لوگ اس پر داد دیتے، تبصرے کرتے،

اور وہ خود کو جیتا ہوا محسوس کرتی۔

مگر آج...

ایک سادہ سا جملہ—" محبت روحوں کا سکون ہے—"

اس کے سارے پچھلے فلسفے جھوٹ لگنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

انجام کی سمت ایک اور قدم...

ابرو کے دل میں پہلی بار لفظوں کی حقیقت نے چوٹ دی۔

اور لکھاری کے قلم میں پہلی بار خلش اترنے لگی۔

تبدیلی ابھی مکمل نہ تھی،

مگر کہیں نہ کہیں،

راستے دھیرے دھیرے مڑنے لگے تھے۔

باب نمبر چھ—روشنی کا دروازہ

ابرو اور لکھاری یونیورسٹی میں اپنی زندگی کی مصروفیت میں مگن تھے۔ ابرو اپنے تعلیمی کاموں میں تو مکمل طور پر غرق

تھی، لیکن اس کے دل میں ایک گہری تشویش تھی جسے وہ کبھی واضح نہیں کر پاتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اس کی زندگی

میں کچھ کمی ہے، مگر کیا؟ یہ سوال ہمیشہ اس کے ذہن میں گردش کرتا رہتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لکھاری کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ وہ اپنے قلم کے ذریعے دنیا کو بدلنا چاہتی تھی، لیکن اکثر وہ
خود کو ایک الجھی ہوئی
لکیریں اور خاکے جیسے محسوس کرتی تھی۔ اس کی کہانیاں کبھی مکمل نہیں ہو پاتی تھیں، اور وہ
ہمیشہ ایک اندرونی خلاء
محسوس کرتی تھی۔ دونوں ہی اندر سے خالی اور پریشان تھے، اور ایک نئے راہ کی تلاش میں
تھے۔

اسی دوران، یونیورسٹی میں ایک خاص لیکچر کا اعلان ہوا، جس کا موضوع تھا: **"روح کی سچائی اور دنیا کی حقیقت"**

ابرو نے پہلے کبھی اس طرح کے لیکچرز میں شرکت نہیں کی تھی، لیکن اس بار کچھ عجیب سا
تھا۔ دل میں ایک نہ سمجھ

آنے والی کشش تھی، جو اسے اس لیکچر میں جانے پر مجبور کر رہی تھی۔

لیکچر کا آغاز

لیکچر ہال میں داخل ہوتے ہوئے، ابرو اور لکھاری دونوں نے محسوس کیا کہ ماحول کچھ مختلف ہے۔ ہال میں ایک
خاموشی سی چھائی ہوئی تھی، جیسے ہر شخص کچھ گہرے سوالات کے جواب کی تلاش میں ہو۔
کچھ دیر بعد، ابصار،
جو اس لیکچر کے استاد تھے، ہال میں داخل ہوئے۔

ابصار ایک مضبوط اور دلکش شخصیت کے مالک تھے۔ ان کا چہرہ سکون اور معرفت سے بھرا ہوا تھا۔ ان کے لباس میں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سادگی تھی، لیکن ان کی آنکھوں میں ایسی گہرائی تھی جو کسی بھی شخص کو اپنی طرف کھینچ لیتی

تھی۔ وہ کھڑے ہوئے

اور آہستہ آہستہ بولنا شروع ہوئے۔

"ہم سب اپنے وجود کی حقیقت کو تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن کبھی کبھی ہم

جو تلاش کرتے ہیں، وہ باہر نہیں،

بلکہ ہمارے اندر چھپی ہوتی ہے۔ ہم دنیا کو اس کی ظاہری شکل میں دیکھتے ہیں، لیکن اس کی

اصل حقیقت کو ہم بھول

جاتے ہیں۔ آج کا لیکچر اسی بات پر ہے کہ ہمیں اپنی روح کی حقیقت کو کیسے سمجھنا ہے اور دنیا

کے دکھوں کو کس طرح

برداشت کرنا ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابرو اور لکھاری دونوں نے یک لخت محسوس کیا کہ ابصار کے الفاظ میں کچھ تھا جو انہیں پہلی

بار اپنے دل کی گہرائیوں

تک لے جا رہا تھا۔

ابصار نے لیکچر میں مزید کہا:

"روح کی حقیقت وہ ہے جو ہم دنیا کی چمک دمک اور لذتوں سے ہٹ کر محسوس کرتے

ہیں۔ ہم دنیا میں بہت کچھ

حاصل کرتے ہیں، لیکن وہ سب کچھ وقتی اور عارضی ہوتا ہے۔ اصلی سکون وہ ہے جو روح میں

ہوتا ہے، جو ہمیں تب ملتا

ہے جب ہم اپنی حقیقت کو پہچانتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔"

ابرو اور لکھاری دونوں ہی اس وقت ایک گہرے عالم میں ڈوب گئے تھے۔ ان کی زندگیوں
کی مشکلات، ان کی الجھنیں، ان کی
کامیابیاں اور ناکامیاں سب ابصار کے الفاظ میں سچائی کی شکل اختیار کر رہی تھیں۔

ابصار نے ایک اور بات کی:

"ہم سب کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ہماری اصل کامیابی ہماری روح کی سکونت میں ہے، نہ کہ
دنیا کے مال و دولت
میں۔ جب ہم اپنی روح کی حقیقت کو جان لیتے ہیں، تو دنیا کے مسائل خود ہی چھوٹے لگنے لگتے
ہیں۔"

ابرو نے ابصار کی باتوں کو اپنی زندگی کے پس منظر میں رکھ کر سوچا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کا
دل ہمیشہ کسی غم کی لپیٹ

میں تھا،اور اب وہ سمجھ رہی تھی کہ وہ غم دراصل اس کی روح کی بھٹکنے کی علامت تھا۔اس نے دل میں یہ عہد کیا کہ وہ

اپنی روح کی حقیقت کو تلاش کرے گی اور اس کے ذریعے اپنے اندر کی تکلیف کو ختم کرے گی۔

لکھاری نے بھی یہی سوچا۔اس کی تحریریں ہمیشہ کسی نہ کسی درد کی گواہی دیتی تھیں،اور اب وہ سمجھنے لگی کہ اس کا

اندرونی درد دراصل اس کی روح کی کھوج کا حصہ تھا۔اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنی کہانیوں کو صرف دنیا کے دکھوں سے

نہیں،بلکہ روح کی حقیقت سے بھی جوڑے گی۔

ابصار کا آخری پیغام

ابصار نے لیکچر کے آخر میں ایک آخری بات کہی، جو ابرو اور لکھاری کے دل میں ہمیشہ کے

لیے نقش ہو گئی:

"ہم سب کی روح میں ایک نور چھپا ہوا ہے۔ یہ نور ہمیں وہ راستہ دکھاتا ہے جس پر چل کر ہم

اپنے آپ کو سچا اور مکمل

پاتے ہیں۔ اس نور کو پہچاننا ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ اور یہ نور تب تک ظاہر نہیں ہوتا

جب تک ہم اپنے دل کو دنیا کی

لغویتوں سے صاف نہیں کر لیتے۔"

ہال میں کچھ آنکھیں نم ہو چکی تھیں، چند سروں نے اثبات میں ہلکی جنبش دی، اور کچھ طلبہ

خاموشی سے اپنی نشستوں

پر گم صم بیٹھے تھے — جیسے کوئی اندرونی طوفان تھم چکا ہو، یا شاید ابھی اٹھنے کو ہو۔

لیکچر ختم ہونے کے بعد، ابرو اور لکھاری دونوں ایک گہری سوچ میں ڈوب گئے۔ ان کی
زندگی میں ایک نیا راستہ نظر آرہا تھا،
اور اب وہ اپنی روح کی حقیقت کو جاننے کی کوشش میں تھے۔

ابصار کے الفاظ نے ان دونوں کی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا کر دیا تھا، اور اب وہ جو کچھ
بھی کریں گے، اس کا مقصد
صرف دنیا کی حقیقت کو نہیں، بلکہ اپنی روح کی گہرائیوں کو بھی سمجھنا ہو گا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر سات—نیا آغاز

لیکچر ہال میں ایک گہرا سکوت چھایا ہوا تھا، گویا وقت بھی ٹھہر گیا ہو۔ ابصار کے الفاظ ابھی
تک فضا میں گونج رہے تھے

جیسے ان کی گہرائی اور حقیقت نے ہال کی فضاء کو اپنی گرفت میں لے لیا ہو۔ ہر لفظ ایک
نئے خیال، ایک نئے منظر کو اجاگر
کر رہا تھا، اور طلبہ کی آنکھوں میں ایک نیا عزم اور سوچ کی لگان تھی۔

ابرو اور لکھاری دونوں اپنی نشستوں پر خاموش بیٹھے تھے۔ ان کے درمیان ایک ایسی
خاموشی تھی جو الفاظ سے زیادہ طاقتور
تھی۔ ہال میں بیٹھے کچھ طلبہ کی آنکھوں میں نم تھے، جبکہ کچھ کے چہرے پر ایک ایسا سکون
تھا جو برسوں کی تلاش کے
بعد حاصل ہوا تھا۔ جیسے ایک طویل سفر کا اختتام ہو چکا ہو اور وہ اس مقام پر پہنچ چکے ہوں
جہاں انہیں اپنے اندر کی
حقیقت کا ادراک ہوا ہو۔

جب ابرو اور لکھاری لیکچر سننے کے بعد باہر نکلے، تو وہ دونوں خاموش تھے، جیسے ان کے اندر کوئی نیا خیال اُبھر رہا ہو۔

دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں، اور جیسے ایک ہی لمحے میں، دونوں نے اپنے اندر کی تبدیلی کو محسوس کیا۔ دونوں

نے ایک دوسرے سے کچھ نہیں کہا، مگر ان کی خاموشی میں ایک گہرا رشتہ تھا۔ جیسے دونوں نے اس لمحے کو ایک دوسرے

کے ساتھ شیئر کیا ہو، اور اس کا اثر ہمیشہ کے لیے ان کی زندگیوں پر پڑنے والا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اپنے کمرے میں واپس پہنچ کر، ابرو کھڑکی کے قریب آ کھڑی ہوئی۔ باہر چاندنی پھیلی تھی، مگر اس نے یہ جانا کہ یہ جو

روشنی اس کے دل میں جگمگا رہی تھی، وہ کسی بیرونی منظر سے نہیں، بلکہ اس کے اندر سے تھی۔

"کیا میں ساری زندگی باہر روشنی تلاش کرتی رہی؟" اس نے خود سے سوال کیا۔

ایک لمحے کے لیے ماضی کی دھندلی تصاویر اس کی آنکھوں میں ابھریں—بے حس کتابیں، فریب زدہ لمحے، وقتی تسکین

لیکن اب، ابصار کے الفاظ کی صورت، اس کے اندر جیسے کوئی چراغ جل اٹھا تھا۔

اس نے آہستہ سے کہا: **"کاش پہلے جاگ جاتی..."**

پھر خود ہی مسکرا دی

"شاید یہی وہ وقت تھا جو جاگنے کے لیے لکھا گیا تھا۔"

اس رات، ابرو نے دل میں ایک عہد کیا:

"وہ صرف خود کو نہیں بدلے گی، بلکہ وہ ایک ایسی عورت بنے گی جو سچائی، پاکیزگی اور روشنی کی تلاش میں دوسروں کے لیے بھی چراغ بنے۔"

دوسری طرف، لکھاری اپنے کمرے میں خاموش بیٹھی تھی۔ اس کے سامنے وہ تمام

مسودے پڑے تھے، جو اس نے برسوں میں

لکھے تھے — جن پر لاکھوں آنکھوں نے آنسو بہائے، لیکن جن میں وہ **روح کی گہرائی** کبھی نہ

اتار سکی۔

اس نے ایک پرانی کہانی اٹھائی —

ایک نوجوان لڑکی کی کہانی، جو جسم میں محبت ڈھونڈتی تھی۔

اس نے کہانی کے ہر فقرے کو پڑھا، اور پھر اچانک —

پہلی بار وہ کہانی پھاڑ دی۔

"بس، بہت ہوا..."

اس نے آہستہ سے کہا،

"اب لفظ صرف سنسنی کے لیے نہیں ہوں گے... اب وہ آئینہ ہوں گے — جس میں

روحیں اپنا اصل چہرہ دیکھ سکیں۔"

Clubb of Quality Content!

لکھاری نے نئی کاپی کھولی اور صفحے پر لکھا:

"روح کا سفر—ایک ایسی محبت کی تلاش جو صرف چھونے سے نہیں، جینے سے محسوس ہوتی ہے۔"

یونیورسٹی کے کیفے میں ایک دن، دونوں کی نظر اچانک ملی۔ خاموش مسکراہٹ کے بعد ابرو نے کہا:

"میں نے اپنے اندر ایک نئی روشنی پائی ہے۔ اور اب مجھے معلوم ہے، سچائی صرف لفظوں میں نہیں، نیت میں بھی ہوتی ہے۔"

لکھاری نے اثبات میں سر ہلایا:

"میں اب لفظوں کو بدن سے نہیں، دل سے جوڑ رہا ہوں۔ پہلے میں دوسروں کے لیے لکھتی تھی... اب خود کو ڈھونڈنے کے لیے لکھتی ہوں۔"

ایک گہری خاموشی دونوں کے درمیان پھیل گئی—

ایسی خاموشی جو چیخ سے زیادہ طاقتور تھی۔ یہ خاموشی ایک ایسے سنگ میل کی نشاندہی کر رہی

تھی جس کے بعد دونوں

کی زندگیوں میں ایک نیا آغاز ہونے والا تھا۔

ابرو اور لکھاری کی زندگیوں میں تبدیلی کا آغاز ہو چکا تھا۔ وہ اب دنیا کی چمک دمک سے ہٹ

کر اپنی روح کی حقیقت کو

جاننے کی جستجو میں تھے۔

یہ کوئی آسان سفر نہ تھا، مگر اب ان کے پاس وہ روشنی تھی جو **ابصار جیسے رہنما کے الفاظ** سے

ان کے دلوں میں جاگی تھی۔

"جو اندر سے بیدار ہو جائے، وہ باہر کے اندھیروں سے کبھی نہیں ڈرتا۔

اور جس کے قلم میں نیت کا نور آجائے، اس کے لفظ دلوں میں چراغ جلانے لگتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باب نمبر آٹھ—نیا نقطہ نظر

ابرو اور لکھاری دونوں نے اپنی زندگیوں میں بڑی تبدیلیاں لانے کا عہد کیا تھا، لیکن ان کی جستجو ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔

وہ ہر دن اپنے اندر کی حقیقت کو دریافت کر رہے تھے، اور اب ایک اور اہم لمحہ ان کی زندگی میں آنے والا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابصار کا نیا سبق

ابصار، جو ایک ماہر استاد تھا، اس کی زندگی میں بھی بہت کچھ بدل چکا تھا۔ وہ کبھی وقت کے ساتھ دوڑنے والا استاد تھا،

مگر اب اس نے ٹھہراؤ اور خاموشی کی اہمیت کو جان لیا تھا۔ زندگی کے نشیب و فراز نے

اس کے نظریات بدل دیے تھے۔ اب وہ

صرف علم دینے والا نہیں بلکہ زندگی کی روشنی دکھانے والا رہنما بن چکا تھا۔ وہ پہلے کی طرح

اپنی کلاسز کے لیے صرف کتابوں

پر منحصر نہیں تھا؛ اب وہ اپنے شاگردوں کو زندگی کے اصل معانی سمجھانے کی کوشش

کرتا۔ اس کا درس اب صرف علم تک

محدود نہیں تھا، بلکہ وہ انہیں روحانیت، حقیقت، اور سکون کے بارے میں بھی آگاہ کرتا۔

ایک دن، اس نے اپنے کلاس کے آخر میں ایک نیا لیکچر دیا، جس کا موضوع تھا:

"روح کی گہرائیوں میں جا کر سکون تلاش کرنا"

ابصار نے کہا:

"ہم سب اس دنیا میں اپنے راستے کی تلاش میں نکلے ہیں، لیکن جو راستہ ہمیں سچائی تک

پہنچاتا ہے، وہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہمیشہ سیدھا نہیں ہوتا۔ اس راستے پر چلتے ہوئے ہمیں اپنی اندرونی حقیقت کو جاننا ضروری ہے۔

ہم اکثر سیدھا راستہ تلاش کرتے ہیں، مگر اصل سچائی ان موڑوں پر چھپی ہوتی ہے جہاں ہم خود کو کھوئے ہوئے محسوس

کرتے ہیں۔ وہ لمحے جب ہم سب کچھ چھوڑ دینا چاہتے ہیں، وہی لمحے ہمیں اپنی اصل پہچان دلاتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے الفاظ کلاس میں گونجتے رہے۔ ابصار کی آواز میں ایک خاص اثر تھا۔ وہ اپنی زندگی کے تجربات سے بہت کچھ سیکھ

چکا تھا اور اب وہ یہ چاہتا تھا کہ اس علم کو دوسرے تک پہنچائے۔

"دیکھو، تمہاری زندگی میں جو مشکلات آئیں گی، وہ تمہارے اندر کی طاقت کو جگانے کا ذریعہ

ہوں گی۔ تمہارے اندر جو

سکون ہے، وہ تمہاری فکر میں چھپا ہوا ہے۔ اگر تم اپنے اندر کی آواز سنو، تو تمہیں سکون اور

سکونت کا راستہ خود بخود

مل جائے گا۔ "ابصار کی یہ باتیں ان کے دلوں میں اتنی گہری اُتر گیئں کہ کئی طلباء کو اپنی

زندگیوں میں تبدیلی کا احساس ہو

گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابرو نے بھی ابصار کے لیکچر کے بعد ایک نیا ارادہ کیا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کی زندگی میں جو

تبدیلیاں آرہی ہیں، وہ ایک دن

اس کے لیے بہت بڑی کامیابی کا سبب بنیں گی۔ لیکن اس کا راستہ سادہ نہیں تھا۔

اس نے اپنے آپ سے وعدہ کیا کہ وہ ہر دن خود کو بہتر بنانے کی کوشش کرے

گی۔ اب وہ روزانہ اپنے آپ سے ایک نیا سوال پوچھتی:

"آج میں نے کیا سیکھا؟" یہ سوال اس کے اندر ایک نئی سوچ جگاتا۔ وہ اب صرف کامیابی

کے خواب نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ

خود کو بہتر انسان بنانے کی راہ پر گامزن تھی۔ وہ اب بھی اپنے اندر کی کمیوں کو سمجھنے کی

کوشش کر رہی تھی، لیکن اب وہ

اپنے آپ کو قبول کرنے کی طرف بڑھ چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک دن، ابرو نے اپنے آپ سے کہا: "زندگی میں جو بھی دکھ اور درد ہوں، ان سب کا مقصد

یہ ہے کہ میں اپنی حقیقت کو

جانوں۔ یہ راستہ کبھی آسان نہیں ہوگا، لیکن میں اس میں کامیاب ہوں گی۔"

ابرو کی زندگی میں اس نئے عہد کے بعد ایک تبدیلی آنا شروع ہو گئی۔ وہ اب صرف دنیا کی چمک دمک میں نہیں بہک رہی تھی، بلکہ اپنے اندر کے سکون کو دریافت کر رہی تھی۔

لکھاری بھی ابصار کے لیکچر کے اثر سے باہر نہیں تھی۔ اس نے سوچا، **"اگر ایک استاد اتنی گہری باتیں جانتا ہے، تو میں بھی اپنے اندر کی حقیقت کو سمجھ کر زیادہ بہتر لکھ سکتی ہوں۔"**

لکھاری نے اپنی اگلی تحریر میں اپنے اندر کی سچائی کو بیان کرنے کی کوشش کی۔ اس نے لکھا:

"ہم سب اپنے اندر کی سچائی کو دریافت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن اس راستے میں ہمیں کئی چیلنجز کا سامنا ہوتا ہے۔

یہ چیلنجز ہمارے اندر کی طاقت کو اُبھارتے ہیں اور ہمیں اپنے آپ سے مخلص ہونے کا موقع دیتے ہیں۔"

اس کی تحریر میں اب وہ درد تھا جو اس نے اب تک محسوس کیا تھا، اور ساتھ ہی وہ سکون بھی تھا جو اب اس کے اندر آ

چکا تھا۔ لکھاری جان چکی تھی کہ اس کی تحریروں میں تبدیلی لانے کے لیے، اسے سب سے پہلے خود میں تبدیلی لانی ہوگی۔

ابرو اور لکھاری دونوں کی زندگیوں میں یہ نیا آغاز تھا۔ ابصار نے انہیں سکھایا تھا کہ سکون کا راستہ ہمیشہ آسان نہیں ہوتا،

لیکن جب تک انسان اپنی حقیقت کو نہ جانے، وہ کبھی حقیقی سکون حاصل نہیں کر سکتا۔

ابرو اور لکھاری دونوں اس بات کو سمجھ چکے تھے کہ صرف دنیا کا علم نہیں، بلکہ روحانی سکون اور اندر کی حقیقت کو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بھی جاننا ضروری ہے۔ اور یہ سبق انہوں نے ابصار سے سیکھا تھا، جس کا اثر اب ان کی زندگیوں میں دکھائی دے رہا تھا۔

ان کے راستے اب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے، اور دونوں اپنے سفر کی سمت میں کامیاب ہوتے جا رہے تھے۔

زندگی کے ان موڑوں نے انہیں سکھایا کہ اصل کامیابی صرف منزل تک پہنچنے میں نہیں، بلکہ خود کو پہچاننے اور قبول کرنے

میں ہے۔ ابرو، لکھاری، اور ابصار — تینوں نے اپنے سفر میں وہ نقطہ نظر پا لیا تھا جس سے زندگی کی ہر راہ ایک نئی روشنی

میں دکھنے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

باب نمبر نو— لفظوں کا وزن

چاہے ابرو اور لکھاری نے اپنی زندگیوں میں نئے عہد باندھ لیے تھے، مگر اندر کا سفر کبھی بھی سیدھا اور آسان نہیں ہوتا۔

بعض راستے ایسے ہوتے ہیں جہاں امید اور بے چینی ایک ساتھ قدم بہ قدم چلتے ہیں۔

ابرو نے چاہا تھا کہ وہ اپنے اندر کی سچائی کو پالے، مگر کبھی کبھی دل کے نہاں خانوں سے اب بھی ایک انجانی اداسی سر اُٹھا لیتی تھی۔

لکھاری بھی اپنے لفظوں کے ذریعے سکون کی تلاش میں تھی، مگر ہر حرف کے پیچھے کبھی کبھی ایک انجان سی تھکن چھپی ہوتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ سفر — جو ظاہری طور پر نیا تھا — اصل میں ان کے اندر کی پرانی الجھنوں کا آہستہ آہستہ

کھلتا ہوا باب تھا۔

بے چینی اب دشمن نہیں رہی تھی، بلکہ ایک استاد بن چکی تھی؛ جو انہیں اندر کی گہرائیوں میں

جھانکنے کا ہنر سکھا رہی

تھی۔

اور یوں، ان کی کہانیوں میں نئی مہک آ رہی تھی — وہ مہک جو دکھ، تلاش اور امید کا

امتزاج تھی۔

زندگی کے اس مرحلے پر، دونوں نے سیکھا تھا کہ صرف لفظ لکھنا کافی نہیں، بلکہ ان لفظوں کا

وزن جاننا بھی ضروری ہے۔

کیونکہ بعض اوقات، ہلکے الفاظ بھی دلوں پر بھاری پڑ جاتے ہیں — اور بعض خاموشیاں،

پوری کتاب بن جاتی ہیں۔

یونیورسٹی کی لائبریری میں ہر طرف خاموشی تھی۔ روشنی کی مدھم کرنوں میں ابرو ایک

کونے میں بیٹھی تھی۔ اس کے

ہاتھ میں موبائل تھا اور اسکرین پر ایک نیا ناول کھلا ہوا تھا۔ وہ انہماک سے پڑھ رہی تھی...

ایک ایسا ناول جس میں الفاظ

کی چمک تو بہت تھی، مگر روح کی خوشبو کہیں گم تھی۔ کہانی میں بے باکی تھی، حدود سے آزاد

جملے تھے، اور ابرو... الجھ

رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری طرف...

یونیورسٹی کی ایک اور طرف، ایک لڑکی اپنے لیپ ٹاپ پر تیزی سے انگلیاں چلا رہی تھی۔

یہی وہ لڑکی تھی جو اپنے الفاظ سے

ہزاروں لوگوں کے دلوں کو بے چین کر رہی تھی۔ اس کے ناول تیزی سے وائرل ہو رہے تھے۔

مگر وہ خود اندر سے عجیب سا خلا محسوس کرتی تھی، جسے وہ شہرت کی چکا چوند سے چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

کچھ دن پہلے جب اس کا ناول ٹرینڈنگ میں آیا تھا، لوگوں نے مبارکبادوں کے پیغامات بھیجے، تب بھی وہ خاموش بیٹھی رہی تھی۔ اندر کہیں کچھ ٹوٹا ہوا تھا، جو ہر کامیابی کی گونج میں اور نمایاں ہو جاتا تھا۔

ایک لمحے کے لیے، اس نے اسکرین کو بند کر کے آئینے میں خود کو دیکھا—اور اس نظر میں ایک سوال تھا:

"کیا یہ سب واقعی میرے اندر کی خلا کو بھر سکتا ہے؟"

ابصار کا لیکچر — "قلم کا انصاف"

یونیورسٹی کے آڈیٹوریم میں سب طلبہ جمع تھے۔

ابصار نے سادہ مگر گہرے الفاظ میں بولنا شروع کیا:

"جب ہم پڑھتے ہیں یا لکھتے ہیں، تو ہم صرف ایک وقت گزارنے کا سامان نہیں کر رہے

ہوتے، بلکہ ہم اپنے دلوں پر نقش بنا

رہے ہوتے ہیں۔

قلم... ایک امانت ہے۔ جو قلم فحاشی پھیلاتا ہے، وہ ایک نئی نسل کو اندھیروں میں دھکیلتا

ہے۔

اور جو پڑھتا ہے، اگر وہ احتیاط نہ کرے، تو آہستہ آہستہ وہ اپنی معصومیت کھو بیٹھتا ہے۔

الفاظ کے سامنے بے بس نہ ہو۔ سوچو کہ کیا یہ پڑھنا، یہ لکھنا، تمہارے دل کو پاک کرتا ہے "

یا آلودہ؟

"یاد رکھو، لفظ اگر روشنی نہیں بانٹتا تو اندھیرا پھیلا دیتا ہے۔"

ابرو کا دل دھڑکنے لگا۔

لکھاری کے ماتھے پر پسینہ آ گیا۔

لکھاری جب گھر پہنچی، تو لیپ ٹاپ سامنے کھول کر بیٹھی رہی۔

لکھنے کے لیے انگلیاں حرکت کرنے لگیں، مگر ذہن میں ابصار کی آواز گونج رہی تھی:

"قلم کی بے احتیاطی، دلوں کی بربادی کا سبب بنتی ہے۔"

وہ ٹھنڈی آہ بھر کر لیپ ٹاپ بند کر گئی۔

اس کی نظریں بے جان اور تھکی ہوئی تھیں، جیسے اندر کچھ ٹوٹ گیا ہو۔

ابرو بھی الجھی ہوئی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی:

"میں جو پڑھ رہی ہوں، کیا یہ واقعی میرے اندر کچھ سنوار رہا ہے یا بگاڑ رہا ہے؟"

اور اسی سوال کے ساتھ، ابرو نے اپنی اسکرین بند کر دی... دل میں ایک نئی روشنی کی جستجو کے ساتھ۔

وہ جان گئی تھی کہ ہر لفظ جو پڑھا جاتا ہے، وہ دل پر یا تو روشنی چھوڑتا ہے یا داغ۔

ابرو نے ناول کی اسکرین بند کر دی۔

کچھ لمحے وہ یونہی بیٹھی رہی، خاموش اور سوچ میں ڈوبی ہوئی۔

کتابوں کی خاموش خوشبو اور روشنی کی ہلکی سی لو میں اس کے دل نے ایک فیصلہ کیا تھا—

وہ اب بے مقصد الفاظ کی قیدی نہیں بنے گی۔

اس نے لائبریری کی کھڑکی سے باہر جھانکا۔ شام کا سورج ڈوب رہا تھا، مگر افق پر سنہری روشنی بکھری ہوئی تھی۔

اسے یوں لگا جیسے قدرت خود بھی یہ کہہ رہی ہو کہ روشنی ہمیشہ اندھیرے کے بعد آتی ہے۔

اسی لمحے، اس نے اپنی ڈائری نکالی۔

ایک نیا صفحہ کھولا، اور لکھا:

"جو کچھ پڑھوں، جو کچھ لکھوں... وہ میرے رب کی رضا کے قریب لے جائے۔

ہر لفظ... ایک دعا ہو، ہر جملہ... ایک چراغ۔ "

ابرو کی آنکھوں میں نمی آ گئی، مگر ان آنکھوں میں پہلی بار ایک نئی چمک بھی تھی—

چمک، اپنی راہ کو پاکیزگی سے روشن کرنے کی۔

دوسری طرف...

لکھاری بھی کمرے میں خاموش بیٹھی تھی۔

لیپ ٹاپ بند تھا، اور دل کھلا تھا۔

شہرت، داد، وائرل کہانیاں—یہ سب اب اسے کھوکھلا لگنے لگا تھا۔

اس نے اپنے کمرے کی میز پر پڑے ایک پرانے نوٹ بک کو اٹھایا—وہی نوٹ بک،
جس پر کبھی اس نے دل کی سچائیاں لکھی
تھیں، بغیر کسی خوف یا دکھاوے کے۔

وہ دھیرے سے بڑبڑائی:

"مجھے پھر سے سچ لکھنا ہے۔ وہ سچ جو روح کو چھو لے۔"

"اب جو لکھوں گی، وہ کسی 'کلک' کے لیے نہیں... کسی 'لائک' کے لیے نہیں... بلکہ اس روشنی کے لیے جو دلوں کو نرم کر دے۔

اگر ایک بھی دل جاگ گیا، تو لکھنا کامیاب ہو گیا۔"

چاندنی رات دھیرے دھیرے شہر پر اتر رہی تھی۔

ابرو لائبریری کی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی،

اور لکھاری اپنے کمرے کی کھڑکی سے آسمان تلے۔

دونوں کے درمیان میلوں کا فاصلہ تھا، مگر اس لمحے دونوں ایک ہی روشنی کے زیرِ اثر تھیں—

سچ کی، روشنی کی، رب کی رضا کی تلاش کی۔

اور یوں، دو دل، دو قلم، دو راہیں... ایک نئی روشنی کی جانب رواں ہو گئیں۔

Clubb of Quality Content!

باب نمبر دس—سچ کے چراغ

یونیورسٹی کے کیمپس پر نئی صبح کی دھوپ نے سنہری روشنی بکھیر دی تھی۔
ہوا میں تازگی تھی، اور طلبہ کی چہل پہل نے فضا کو زندگی بخش دی تھی۔

ابرو اپنے بیگ میں ڈائری سنبھال کر آہستہ آہستہ کیفے کی طرف بڑھ رہی تھی۔
اس کی چال میں وہ سنجیدگی تھی جو کسی اندرونی تلاش، فکری بیداری اور دنیا کو بہتر بنانے کی آرزو سے جنم لیتی ہے۔
وہ اب صرف پڑھنے یا سننے نہیں آئی تھی، بلکہ سمجھنے اور بدلنے بھی آئی تھی۔

کیفے کے کونے میں اسے لکھاری بیٹھی نظر آئی، کافی کے کپ کے ساتھ—

مگر آج لکھاری کا چہرہ پہلے جیسا نہیں تھا۔

اس کی چمکدار ہنسی جیسے کہیں کھو گئی تھی، اور اس کی جگہ ایک ایسی خاموش سنجیدگی نے لے لی تھی جو کسی گہرے
اندرونی طوفان کی علامت ہو سکتی تھی۔

ابرو ایک لمحہ رکی، پھر ہمت کر کے آگے بڑھ گئی۔

"کیا یہ نشست خالی ہے؟" ابرو نے نرمی سے پوچھا۔

لکھاری نے سر اٹھایا۔ آنکھوں میں تھکن ضرور تھی، مگر ساتھ ہی ایک عجیب سی اپنائیت بھی۔

"ہاں... بیٹھو۔"

چند لمحے خاموشی کے گزرے۔ صرف کپوں کی کھنک اور دور کہیں پرندوں کی آوازیں تھیں۔

پھر ابرو نے دھیرے سے کہا:

"ہم جو لکھتے اور پڑھتے ہیں... وہ کبھی کبھار ہمیں خود سے دور بھی کر دیتا ہے۔"

لکھاری نے حیرت سے اسے دیکھا—

یہ جملہ شاید اس کے دل کی کسی ادھ کھلی گرہ کو چھو گیا تھا۔

ہاں... "لکھاری کی آواز بہت مدھم تھی۔ "اور کبھی... خود سے قریب بھی۔ اگر ہم سچائی"

"کا ہاتھ نہ چھوڑیں۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائیں۔

ایک ایسی مسکراہٹ، جس میں نہ مقابلہ تھا، نہ فخر— صرف ایک خاموش سمجھوتہ تھا

سچائی کے سفر پر چلنے کا۔

اچانک، کیفے کی بڑی کھڑکی سے نظر پڑی— گویا وقت نے ایک نیا ورق پلٹا— ابصار کیفے

میں داخل ہو رہا تھا۔

وہ طلبہ کے ساتھ ہنستے ہوئے بات کر رہا تھا، مگر اس کی نظر دور سے ابرو اور لکھاری پر پڑی تو

اس نے مسکرا کر سر ہلایا۔

ابصار جان چکا تھا، کہ اب ان کی زندگیوں میں تبدیلی کا آغاز ہو چکا ہے۔

وقت گزر رہا تھا، مگر ابرو، لکھاری اور ان جیسے کئی اذہان کے دلوں میں ابصار کے الفاظ گویا

مستقل گونجنے لگے تھے۔ **"قلم**

ایک امانت ہے"—یہ جملہ اب صرف لیکچر ہال میں نہیں، بلکہ ضمیر کی گہرائیوں میں نقش

ہو چکا تھا۔

یونیورسٹی میں بظاہر سب کچھ معمول پر تھا، مگر کچھ نوجوانوں کے اندر کوئی بیداری جاگ اٹھی

تھی۔ ابرو اب صرف

مطالعہ نہیں کرتی تھی، بلکہ سوچتی تھی۔ لکھاری اب محض کہانیاں نہیں لکھتی تھی، بلکہ خود
سے سوال کرتی تھی۔

اور وہ لمحہ قریب تھا... جب یہ سوچیں صرف کاغذ پر نہیں، بلکہ کرداروں میں ڈھلنے والی تھیں
—ایک ایسی صدا بننے کے
لیے جو سچائی کے چراغ کو جلائے رکھے گی، چاہے ہوائیں کتنی بھی تیز کیوں نہ ہوں۔

باب نمبر گیارہ—پہلی مشترکہ تحریر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیفے کی اُس ملاقات نے ابرو اور لکھاری کے درمیان وہ خاموش پُل تعمیر کر دیا تھا جس کی
بنیاد لفظوں کی طلب، سچائی کی
پیاس، اور اندرونی خلاء کو بھرنے کی خواہش پر رکھی گئی تھی۔

چند دن گزر چکے تھے۔ موسم میں ہلکی خنکی آچکی تھی، اور درختوں کے پتے وقت کے ساتھ
زرد ہونے لگے تھے— جیسے ہر شے
اپنی کہانی سمیٹنے کے عمل میں ہو۔

یونیورسٹی کی پُرانی لائبریری کے پچھلے حصے میں، ایک سنّاٹے سے بھرے کمرے میں، دو
کرسیاں آمنے سامنے رکھی تھیں۔ دونوں
کے بیچ لکڑی کی ایک میز تھی، جس پر دو نوٹ بکس کھلے تھے۔ سادہ، خالی، مگر امکانات سے
بھرپور۔

"تمہیں لگتا ہے... ہم مل کر کچھ لکھ سکتے ہیں؟"

ابرو نے نرمی سے پوچھا، اس کی انگلیاں نوٹ بک کے کنارے سے کھیل رہی تھیں۔

لکھاری نے لمحہ بھر سوچا، پھر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اگر ہم ایک ہی مقصد کے لیے لکھ رہے ہوں—خود کو تلاش کرنے کے لیے،

تو ہاں، ہم ضرور لکھ سکتے ہیں۔"

ابرو کی آنکھوں میں روشنی سی جاگی۔

وہ جو برسوں سے الفاظ کے سائے میں چل رہی تھی، آج پہلی بار کسی کے ساتھ ان سائے کو روشنی میں بدلنے لگی تھی۔

لکھاری نے اپنے نوٹ بک پر پہلا جملہ لکھا:

"بعض کہانیاں قاری کے لیے نہیں، بلکہ خود لکھنے والے کی نجات کے لیے لکھی جاتی ہیں۔"

ابرو نے اس جملے کو کچھ لمحوں تک خاموشی سے دیکھا—

پھر اس کے نیچے لکھا:

اور بعض قاری... لکھنے والے سے بھی زیادہ زخمی ہوتے ہیں، مگر وہ اپنے درد کو الفاظ میں "نہیں بدل پاتے"

لکھنے کے فوراً بعد وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں—

نہ کوئی سوال، نہ وضاحت— صرف ایک خاموش قبولیت۔

یہ دو جملے، ایک دوسرے کا بازو بن کر کھڑے تھے۔

لفظ بہ لفظ، سطر بہ سطر وہ تحریر بنتی گئی۔

پہلے وہ ایک چھوٹا سا درخت تھی، پھر شاخیں نکلیں، پھر ان شاخوں پر جذبات کے پتے کھلے۔

وہ لکھ رہے تھے۔

ان عورتوں کے بارے میں، جن کی مگر ان کے اندر کی طاقت کبھی کسی نے نہ دیکھی۔

خاموشی کو کمزوری سمجھا گیا۔

ان نوجوانوں کے بارے میں، جن کے خواب، سوسائٹی کے اصولوں میں گھٹ گئے۔

ان آنکھوں کے بارے میں، جنہوں نے محبت تو کی، مگر ہار گئے کیونکہ زبان سے کہہ نہ سکے۔

ان لمحوں کے بارے میں، جو صرف دل کی دھڑکنوں میں جیتے تھے، مگر دنیا کی نظر میں کبھی موجود ہی نہ تھے

کئی گھنٹے گزر چکے تھے۔

کتابوں کی خوشبو، دیوار پر لٹکی گھڑی کی ٹِک ٹِک، اور باہر بارش کے چند قطروں کی آواز—

یہ سب مل کر ایک اور ہی دُنیا کی فضا پیدا کر رہے تھے۔

ابرو نے ایک جگہ لکھا:

"کبھی کبھی لفظ، انسان کی سانس سے بھی زیادہ ضروری ہو جاتے ہیں —

کیونکہ سانس تو صرف زندہ رکھتی ہے مگر لفظ ہمیں جینے کی وجہ دیتے ہیں،اور حقیقت کو زندہ کرتے ہیں۔"

لکھاری نے نیچے ایک سادہ سا جواب لکھا:

"اور جب دو لفظ ایک ساتھ سانس لیتے ہیں... تب ایک نئی کہانی جنم لیتی ہے۔"

جب انہوں نے صفحہ پلٹا،دونوں کی آنکھوں میں ایک سکون تھا۔

ایسا سکون جو صرف اندر کی گرہ کھلنے سے آتا ہے۔

Clubb of Quality Content

وہ تحریر مکمل نہیں تھی، مگر وہ صفحہ ایک نیا سفر تھا۔

ایسا آغاز جس نے ان دونوں کو صرف لکھنے والے نہیں،

بلکہ ایک دوسرے کا آئینہ بنادیا تھا۔

چلتے وقت، ابرو نے پہلی بار لکھاری کو کھل کر دیکھا۔

"شکریہ... سنا جانے کے لیے۔"

لکھاری نے جواباً کہا،

"شکریہ... بولنے کی ہمت دینے کے لیے۔"

"اور ہم دونوں نے خاموشی میں اپنے دل کی آواز سنی تھی۔"

اور اس لمحے، لائبریری کے پُرانے در و دیوار بھی ایک نئی کہانی سننے کو تیار تھے۔

باب نمبر بارہ — پہلی آزمائش

"بعض اوقات تحریر صرف الفاظ نہیں، دل کی چیخ بھی ہوتی ہے—

اور دنیا چیخوں کو اکثر شور سمجھ کر نظر انداز کر دیتی ہے۔"

Clubb of Quality Content

وہ تحریر، جو ابرو اور لکھاری نے مل کر لکھی تھی، وہ صرف ایک صفحہ نہیں تھی—

وہ اُن کی سانسوں، زخموں، احساسات، اور سوالات کا مرکب تھی۔

وہ ایک چیخ تھی، جو خاموش لفظوں میں قید تھی۔

لکھاری نے اسے اپنے ایک معتبر بلاگ پر شائع کیا—

" ایک نامعلوم تحریر، دو انجان ہستیوں کی طرف سے..."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پہلے دن درجن بھر قارئین نے اسے پڑھا۔

دوسرے دن سو۔

تیسرے دن... طوفان آ گیا۔

تنقید، تمسخر، اور سوالات

ایک مشہور ادیب نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کی:

"یہ کس قسم کی لایعنی جذباتیت ہے؟

نہ کوئی ڈھانچہ، نہ کوئی ادب کی نزاکت۔

یہ تو لگتا ہے جیسے کسی نو آموز نے ڈائری کے صفحے چپکا دیے ہوں۔ "

دوسری جگہ تبصرہ ہوا:

"آج کل ہر لڑکی کو لگتا ہے کہ وہ مصنفہ ہے—ایک کہانی جو شاید صرف اپنی زندگی کی غمگینی سے پر ہو، مگر اس میں

کوئی سلیقہ یا ہنر نہیں ہوتا۔"

کچھ نے مذاق اڑایا:

"یہ کون سا نیا ڈرامہ ہے؟ درد کا؟"

اور کچھ نے یہاں تک کہہ دیا:

"یہ عورتیں صرف مظلوم بننے کے لیے لکھتی ہیں، ہنر کے لیے نہیں۔"

ابرو نے وہ سب پڑھا۔

پہلے تو وہ بس دیکھتی رہی—بغیر ردعمل کے، بغیر سانس روکے۔

پھر اُس کے ہاتھ کانپنے لگے۔

"شاید ہم نے وہ درد ظاہر کیا جسے دنیا ابھی تک برداشت نہیں کر سکتی تھی، شاید ہم نے اپنی

تکلیف کو دوسرے کے سامنے

رکھا جسے وہ نہیں سمجھ پائے گے۔"

اس کی آواز ایک ٹوٹے ہوئے کانچ کی طرح بکھر رہی تھی۔

لکھاری خاموشی سے سن رہی تھی۔

پھر اُس نے ابرو کی طرف دیکھا اور آہستہ کہا:

"اگر سچ تمہیں دنیا سے الگ کر دے، تو سمجھو تمہارا راستہ سچائی کا راستہ ہے، اور ہر راستہ کبھی نہ
کبھی اپنے منزل تک
پہنچتا ہے۔

اگر لفظ درد سے نکلے ہوں، تو وہ سب کو خوش نہیں کریں گے —
کیونکہ ہر کوئی درد کو پڑھنے کی ہمت نہیں رکھتا۔
ہم نے جو لکھا، وہ چیخ تھی۔

اور جو لوگ شور سے ڈرتے ہیں، وہ چیخ پر اعتراض کرتے ہیں۔"

کچھ دنوں تک ابرو نے لکھاری سے رابطہ نہیں کیا۔

Clubb of Quality Content

لکھنے سے گریز، نوٹ بکس بند، الفاظ خاموش۔

لگتا تھا جیسے اعتماد مر گیا ہو۔

مگر لکھاری نے روز ایک چھوٹا سا میسج بھیجا:

"لفظ کبھی کمزور نہیں ہوتے، صرف دل تھک جاتے ہیں اور کبھی کبھی تھکن کا تاثر ہمیں

خاموشی کی طرف دھکیل دیتا

ہے۔"

چوتھے دن، ابرو نے ایک جملہ بھیجا:

"کیا ہم پھر لکھ سکتے ہیں؟"

لکھاری نے جواب دیا:

"اس بار ہم صرف کہانی نہیں لکھیں گے — ہم اُن کا بھی جواب دیں گے جو سمجھتے ہیں کہ

دکھ کا اظہار کمزوری ہے، مگر

ہم دکھ کو ہمت کا پیغام بنائیں گے۔"

یہ تھا پہلا امتحان۔

لفظوں کا، دوستی کا، ہمت کا۔

اور یہ صرف شروعات تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باب نمبر تیرہ — آئینے کے اُس پار

"بعض لوگ لفظ نہیں لکھتے، وہ روح کا درد صفحے پر منتقل کرتے ہیں۔"

وہ لڑکا جو ہمیشہ سب سے الگ تھلگ بیٹھا رہتا تھا...

کینٹین میں، لائبریری میں، یا کبھی درختوں کے سائے تلے۔

چہرے پر سنجیدگی، آنکھوں میں تھکن،

اور ہاتھ میں ہمیشہ ایک پرانا سا نوٹ بک، جس کے کنارے پھٹ چکے تھے۔

"یہ 'مراد' تھا—وہ لڑکا جو ہمیشہ الفاظ میں گم رہتا تھا..."

یونیورسٹی کا وہ طالبعلم جو پڑھتا تو تھا "میڈیا اینڈ جرنلزم" میں،

مگر دل سے وہ الفاظ کا مرید تھا۔

کلاسز میں وہ کم بولتا تھا، مگر گہری توجہ سے سنتا تھا۔

اس کے پروفیسر اکثر کہتے:

"مراد خاموش ہے، لیکن اس کی نگاہیں گویا نوٹ بنا رہی ہوتی ہیں۔"

Clubb of Quality Content

کسی کو کیا معلوم تھا،

کہ وہ اپنے کمرے میں راتوں کو جلتے ہوئے ٹیبل لیمپ کی روشنی میں

ایسے افسانے لکھتا ہے جو قاری کی ہڈیوں میں لرزہ بھر دیں۔

وہ دن خاص تھا—

یونیورسٹی کے میڈیا ڈیپارٹمنٹ میں "کریئیٹو رائٹنگ کا ورکشاپ" رکھا گیا تھا۔

پورے کیمپس سے نوجوان لکھنے والے جمع تھے۔

ابرو اور لکھاری وہاں مہمان اسپیکرز تھے—

اپنی تحریری جدو جہد اور **"خاموشیوں کی آوازیں"** کے پیچھے چھپی کہانی سنا رہے تھے۔

ہال میں ہر طرف سنجیدگی چھائی تھی۔

جب لکھاری نے اپنی بات ختم کی،

ایک ہاتھ پیچھے سے اُٹھا۔

مراد کھڑا ہوا— دھیمی آواز میں بولا:

"اگر آپ نے لفظوں سے روشنی نکالی ہے،

تو میں ان لفظوں کا گواہ ہوں جو میرے اندر اندھیرا کر گئے تھے …

کیا مرنے کے بعد، لفظ دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں؟"

ہال میں ایک پل کو خاموشی چھا گئی۔

ابرو کی نظریں اس کی آنکھوں میں گئیں—

وہ جان گئی، یہ کوئی عام سوال نہیں تھا۔

ورکشاپ کے بعد ابرو، لکھاری اور مراد ایک طرف بیٹھے۔

یونیورسٹی کی چھت پر ہلکی سی ہوا چل رہی تھی۔ نیچے کی روشنیوں میں کیمپس جگمگا رہا تھا۔

مراد نے آہستگی سے کہنا شروع کیا:

"دو سال پہلے میں نے ایک افسانہ لکھا تھا۔

سچ پر مبنی... مگر کڑوا سچ۔

جس میں جنسی ہراسانی کا ذکر تھا —

ایک لڑکے کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ۔

سب نے کہا: 'یہ مت لکھو، یہ معاشرہ نہیں مانے گا۔'

پھر میرے استاد نے میری تحریر کو 'غیر اخلاقی' کہہ کر مسترد کر دیا

میں ٹوٹ گیا۔

اور میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ "

ابرو کا دل بھاری ہو گیا۔

لکھاری نے ہاتھ تھپتھپایا اور کہا:

"تم نے جو لکھا، وہ بہتوں کی آواز ہو سکتا تھا—

تم خاموش ہو گئے،

مگر تمہاری تحریر اب بھی گونج رہی ہے۔ "

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مراد نے گہری سانس لی اور بولا:

"میں پھر سے لکھوں گا—

مگر اب کی بار، اپنے لیے نہیں ...

ان سب کے لیے ،

جو سچ کہنے سے اب تک ڈرتے ہیں۔ "

یونیورسٹی کا اگلا اعلان

ایک ہفتے بعد، یونیورسٹی نے ایک نیا سیشن رکھا:

"الفاظ کی واپسی"

جہاں نئی آوازیں اپنی تحریریں سنائیں گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پوسٹر پر تین نام تھے:

"ابرو"

"لکھاری"

"اور... مراد"

مراد کا نیا افسانہ — آئینے کے اُس پار

جب وہ سٹیج پر آیا،

اس کے ہاتھ تھوڑے کانپ رہے تھے۔

مگر آواز میں عزم تھا:

"میں وہ لڑکا ہوں جو آئینے کے اس پار کھڑا ہے—

اور میں اپنے سچ کو لے کر واپس آیا ہوں۔ "

ہال میں سناٹا تھا...

پھر تالیوں کا شور گونج اٹھا—

کسی نے اندھیروں سے نکل کر، لفظوں کا چراغ روشن کیا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باب نمبر چودہ—خاموشی کی چیخ

"لفظ اگر زندہ ہوں، تو انقلاب خاموش نہیں رہتا۔"

"خاموشی کی گونج، جس میں درد کی آواز سنائی دیتی ہے۔"

یونیورسٹی کے وہ رات کے وقت سنسان راہداری،

چھت پر ہوا کی سرسراہٹ،

اور سامنے ٹیبل پر تین چائے کے کپ—

ایک نئے عہد کی گواہی دے رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابرو، لکھاری، اور مراد...

تین مختلف راستوں سے گزر کر

اب ایک ہی مقام پر آ کر کھڑے تھے۔

ابرو نے چائے کی چُسکی لیتے ہوئے کہا:

"ہم نے بہت کچھ سہا ہے...

اب وقت ہے کہ ہم اُن لوگوں کے لیے آواز بنیں ،

جو اب بھی چُپ ہیں۔"

مراد نے ہاں میں سر ہلایا:

"ہمیں ایک ایسا پلیٹ فارم بنانا ہو گا،

جو صرف فن نہیں،

حقیقت بھی دکھائے۔

ایک ایسی ویب سائٹ، یا شاید میگزین،

جہاں ہر وہ آواز چھپ سکے

جسے یہ سماج 'غیر مناسب' کہہ کر مسترد کرتا ہے۔ "

Clubb of Quality Content

لکھاری نے مسکرا کر کہا:

"نام کیا ہو؟"

چند لمحے خاموشی رہی...

پھر ابرو نے آہستگی سے کہا:

"خاموشی کی چیخ —

کیونکہ جو خاموش رہتے ہیں، ان کی چیخ سب سے زیادہ گونجتی ہے۔ "

ایک ہفتے بعد، یونیورسٹی کے ایک ویران لیکچر ہال میں

ایک بند دروازے کے پیچھے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پہلا "خاموشی کی چیخ" اجلاس منعقد ہوا۔

درجن بھر طلبہ و طالبات—

کچھ کے چہرے پہ زخم،

کچھ کے لفظوں میں طوفان۔

ایک لڑکی نے پہلی بار ہمت کی اور بولی:

"میں نے اپنی ڈائری میں لکھا تھا،

کہ میرے استاد نے ...

مگر مجھے کہا گیا: 'ایسا نہ لکھو، اپنی عزت خود خراب کرو گی۔'

آج پہلی بار، میں اپنی ڈائری سے باہر بول رہی ہوں۔ "

مراد کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

ابرو نے اس کا ہاتھ تھاما،

اور کہا:

"یہیں سے انقلاب شروع ہوتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تین ہفتے بعد،

"خاموشی کی چیخ" نامی ویب سائٹ لانچ ہوئی۔

یہ کوئی عام پلیٹ فارم نہیں تھا۔

یہ ان کے لیے تھا:

جنہیں 'نیم پاگل' قرار دیا گیا، صرف اس لیے کہ وہ حساس تھے۔

جنہیں "بولنے" کی سزا ملی۔

جن کی تحریریں ریجیکٹ ہوئیں، کیونکہ وہ حقیقت پر مبنی تھیں۔

پہلا مضمون: مراد کا — **"میں بھی سچ ہوں"**

پہلی نظم: ابرو کی — **"لفظوں کی لاشیں"**

پہلا اداریہ: لکھاری کا — **"یہ جنگ لفظوں کی نہیں، وقار کی ہے"**

ویب سائٹ وائرل ہو گئی —

کچھ نے سراہا، کچھ نے نفرت پھیلائی۔

یونیورسٹی انتظامیہ نے بلا کر تنبیہ دی:

"یہ کیا تحریک چلا رکھی ہے؟ یہ ادارے کی بدنامی ہے!"

ابرو نے کہا:

"ہم بدنامی نہیں پھیلا رہے،

ہم وہ سچ دکھا رہے ہیں

جسے آپ برسوں سے دبائے بیٹھے ہیں۔ "

مراد نے مزید کہا:

"یہ محض ہماری ذاتی لڑائی نہیں، یہ ایک جماعت کی جنگ ہے۔

وہ لوگ جو کبھی نہیں بول سکے، جن کی آواز سنی نہیں گئی، اُن کے لیے ہمیں اس پلیٹ فارم کو

زندہ رکھنا ہے۔"

ابرو کی آنکھوں میں ایک اُداسی چھپی ہوئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہم نے اپنی زندگیوں میں بہت کچھ جھیلا ہے، لیکن جو کچھ ہم نے اس سفر میں سیکھا ہے، وہ ہمیں کبھی نہیں روک
سکے گا۔ خاموشی کی یہ گونج کبھی ختم نہیں ہوگی، یہ بس ہمارے دلوں میں ابھر کر باہر آئے گی۔"

لکھاری کی نظریں لمحہ بھر کے لیے غمگین ہو گئیں، اور اس نے دل میں کہا:

"ایک وقت تھا جب میں بھی خاموش تھی، جب سچ لکھنے سے ڈرتا تھی. لیکن پھر مجھے سمجھ آیا کہ جو کچھ میں لکھ
رہی ہوں، وہ میرے اندر کی حقیقت ہے، اور اس کو دبانے سے کچھ نہیں ملے گا۔

اب میں یہ تحریر صرف اپنے لیے نہیں، بلکہ ان تمام لوگوں کے لیے لکھ رہی ہوں جو خوف کے مارے خاموش ہیں۔"

"خاموشی کی چیخ" میں ایک گہرائی ہے، جو اس وقت تک کسی کو نہیں سنائی دیتی جب تک وہ
اپنے دل کی گہرائیوں میں نہیں
جھانکتے۔

"ہم سب کی خاموشی میں ایک شور چھپا ہوتا ہے، جو کسی دن بلند ہو کر سچ کے طور پر دنیا کے
سامنے آتا ہے۔ یہ چیخ
خاموش رہنے والوں کی نہیں، ان کی ہے جو زندگی گزارنے کی قیمت پر سچائی کو زبان دینے کا
فیصلہ کرتے ہیں۔"
خاموش رہنے والے ایک دن بولتے ہیں، لیکن جب وہ بولتے ہیں، تو ان کی آواز میں ایک دنیا
کی کہانیاں چھپی ہوتی ہیں، اور وہ
آواز کسی نہ کسی دن ان کی تقدیر بدل دیتی ہے۔

باب ختم نہیں ہوتا—

بلکہ یہاں سے سفر نئی سمت اختیار کرتا ہے۔

خاموشی کی چیخ "اب ایک میگزین نہیں،"

ایک تحریک ہے—

جس کے بانی تین لوگ نہیں،

بلکہ ہر وہ شخص ہے

جس نے سچ لکھا... اور زندہ جلا دیا گیا۔

Clubb of Quality Content!

باب نمبر پندرہ—جب لفظ گواہی بن جائیں

"ایک وقت آتا ہے جب خاموشی بولنے لگتی ہے—اور وہ سب سن لیتے ہیں جنہوں نے کبھی سنا ہی نہیں ہوتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یونیورسٹی کا خصوصی سیشن—"لفظ کی حرمت"

"لفظ کی حرمت، جو حقیقت کے آئینے کی طرح ہر آواز کو حقیقت سے جوڑ دکھاتی ہے۔"

"خاموشی کی چیخ" کی بازگشت اب یونیورسٹی کے باہر بھی سنائی دینے لگی تھی۔

چنانچہ، ادبی سوسائٹی نے ایک نیا قدم اٹھانے کا سوچا

" کیوں نہ ہم ایک مہمان لیکچر رکھوائیں؟

کوئی ایسا شخص جو خود بھی لفظوں کی آگ سے گزرا ہو ...

جس کی کہانی اور فِکر ہمارے مقصد کو تقویت دے۔ "

پھر احمد فراست کا نام سامنے آیا:

"احمد فراست—

ایک معروف صحافی، جو ہمیشہ سچ کا پیچھا کرتا رہا، اور کئی بار دھمکیوں کا سامنا کیا، مگر اس کے

قلم نے کبھی سچ سے

پیچھے قدم نہیں اٹھایا۔"

لیکچر کا دن—ہال لبریز، سانسیں تھمی ہوئیں

یونیورسٹی کا آڈیٹوریم بھر چکا تھا۔

ابرو، لکھاری، اور مراد پہلی قطار میں بیٹھے تھے۔

سامنے مائیک پر احمد فراست کھڑے تھے،

ان کی آنکھوں میں وقت کی دھند اور الفاظ میں سچائی کی جیت تھی۔۔

انہوں نے کہا:

"میں نے وہ دن بھی دیکھے ہیں جب قلم کو جلایا گیا،

دیکھا ہے لفظوں کو زنجیروں میں جکڑا گیا ...

اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ

جب ایک سچا لفظ بولتا ہے،

تو جھوٹ کی پوری عمارت لرز جاتی ہے۔

اور یہ لرزنا صرف اس عمارت تک نہیں رہتا،

بلکہ وہ ہر شخص تک پہنچتا ہے، جو سچ کا پیچھا کرتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انہوں نے خاموشی کی چیخ کے بارے میں بھی کہا:

"یہ صرف ویب سائٹ نہیں—یہ آئینہ ہے اس سچ کا،

جو ہر نوجوان کے سینے میں دفن ہے۔

یہ وہ آواز ہے جو کبھی نہیں سنی گئی،

لیکن اب ہمیں وہ دنیا تک پہنچانا ہے، جو سچ سننا چاہتی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

لیکچر کے بعد—ایک نئی ہوا

لیکچر ختم ہوا تو ہال میں سناٹا تھا—

وہ سناٹا جو جذب سے جنم لیتا ہے۔

ایک طالبہ روتے ہوئے ابرو کے پاس آئی:

"مجھے لگا تھا میں اکیلی ہوں... لیکن آج لگا کہ میری خاموشی بھی کسی کی چیخ ہے۔"

ایک اور طالب علم، جو کافی عرصے سے اپنے اندر کی آواز دبائے ہوئے تھا، کھڑا ہوا اور بولا:

"میرے اندر ایک طوفان تھا، لیکن مجھے ڈر تھا کہ اگر اسے باہر نکالوں تو یہ سماج کے لیے

قابل قبول نہیں ہو گا۔ آج لگا کہ

میری آواز بھی اہم ہے۔ اور مجھے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

مراد نے آہستگی سے کہا:

"اسی لیے تو ہم لکھتے ہیں۔

ہم ان الفاظ کو لکھتے ہیں جو ہم تک پہنچتے ہیں، تاکہ وہ دنیا تک پہنچ سکیں، جو خاموش ہیں، جو

سچ کہنا چاہتے ہیں

لیکن نہیں کہہ پاتے۔"

پھر ایک اور طالبہ نے اٹھ کر کہا:

"ہمیشہ سوچا کہ شاید ہم جو دیکھتے ہیں، جو محسوس کرتے ہیں،وہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن

آج احساس ہوا کہ

شاید ہم سب کے اندر ایک ہی درد ہے، جس کو ایک آواز میں بدلنے کی ضرورت ہے۔"

ابرو نے مسکرا کر کہا

"یہی تو ہمارا مقصد ہے، تمہاری خاموشی بھی ایک طاقت بن سکتی ہے،اور یہ طاقت صرف

ہمیں نہیں، بلکہ تمام دنیا کو

بتانے کا وقت آگیا ہے کہ ہم اب خاموش نہیں رہیں گے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی دن ایک نیا قدم اٹھایا گیا:

"خاموشی کی چیخ" نے یونیورسٹی کی ادبی سوسائٹی کے ساتھ مل کر ایک

"Creative Resistance Cell" بنانے کا اعلان کیا

جہاں طلبہ اپنی کہانیاں، نظمیں، خاکے اور تلخ تجربے

بغیر سنسر شپ کے جمع کرا سکیں گے۔

یہ سیل طلبہ کے لیے ایک ایسی جگہ ہو گی جہاں وہ اپنی آواز اس سیل کے ذریعے ان کی تخلیقی
صلاحیتوں کو نکھارا جائے گا اور
ان کی آواز کو سماج تک پہنچایا جائے گا۔ آزادانہ طور پر دنیا کے سامنے لا سکیں گے، جہاں
انہیں ڈر نہ ہو کہ ان کے خیالات کو
چھپایا جائے گا یا سنسر کیا جائے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ سیل نہ صرف ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرے گا، بلکہ یہ طلبہ کی زندگیوں میں ایک
تبدیلی لائے گا۔ یہ ایک ایسا
پلیٹ فارم ہو گا جہاں وہ اپنے خیالات اور احساسات کو مکمل آزادی کے ساتھ بیان کر سکیں
گے، اور اس کے ذریعے سماج میں

تبدیلی کی لہر پیدا ہو گی، کیونکہ جب طلبہ اپنی آواز بلند کریں گے، تو وہ سماج میں اس تبدیلی کے نمائندے بنیں گے جو انہوں
نے اپنی اندرونی تبدیلی کے ذریعے محسوس کی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آخری باب—جب چیخ صدائے حق بن جائے

"کہانی ختم نہیں ہوتی—وہ صرف شکل بدلتی ہے۔"

یونیورسٹی میں فائنل ایگزِبیشن: "خاموشی کی چیخ"

یونیورسٹی میں آج وہ دن تھا جس کی سب کو شدت سے منتظر تھی۔

ادبی سوسائٹی اور "خاموشی کی چیخ" نے مشترکہ طور پر ایک "ایگزِبیشن" کا انعقاد کیا تھا—

جس کا عنوان تھا:

"خاموشی کے پیچھے کے لفظ"

دیواروں پر طلبہ کے تحریر کردہ جملے، نظمیں، سچائیاں اور دکھ لٹکے تھے۔

ایک طرف تصویریں تھیں—ان کہانیوں کی جنہیں کبھی سنا نہیں گیا۔

ایک کونے میں ایک پرانی سی کرسی تھی... اور ایک بورڈ جس پر لکھا تھا

"یہ کرسی ہر اُس آواز کی ہے

جو کبھی خود کو اکیلا سمجھتی تھی۔"

اسٹیج پر ابرو آئی تو ہال خاموش ہو گیا۔

"ہم نے صرف چیخنا نہیں...

ہم نے پہلی بار خود کو سنا۔.

ہم نے جانا کہ جب ہم لکھتے ہیں،

قلم سے جو بہتا ہے، وہ سیاہی ہی نہیں، —

کبھی کبھی وہ دل کے زخم ہوتے ہیں...

اور وہ زخم، جب سنے جائیں، شفا بن جاتے ہیں۔

یہ تحریک—خاموشی کی چیخ —

ایک احتجاج نہیں،

ایک سفر ہے روشنی کی طرف۔ "

مراد، لکھاری، اور احمد فراست— نئی راہیں

مراد نے یونیورسٹی کے بعد

"خاموشی کی چیخ" کو ایک باقاعدہ "ڈیجیٹل جرنل" میں بدل دیا—

جس میں ہر ماہ سچائی سے بھرپور ایک عدد "چیخ" شائع ہوتی۔

لکھاری اب ایک ایسی رائٹر تھی جو لفظوں سے خود کو صاف کرتی تھی،

نہ کہ چھپاتی۔

وہ اب "ادھورے کردار" نہیں لکھتی تھی— بلکہ "انصاف یافتہ کہانیاں" لکھتی تھی۔

اور احمد فراست؟

اس نے کہا:

"پہلے میں سچ بولنے سے ڈرتا تھا، اب مرنے سے بھی نہیں ڈرتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیونکہ میری چیخ اب گونجی نہیں، سنی جا چکی ہے۔ "

آخری منظر — ہال کی خاموشی میں امید کی آواز

آڈیٹوریم خالی ہو چکا تھا۔

صرف ایک لڑکی رہ گئی تھی،

جس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا کاغذ تھا۔

اس پر لکھا تھا:

"میری بھی ایک چیخ ہے،

جو اندر کہیں دب گئی ہے...

کیا آپ میرا ہاتھ تھام کر

مجھے بولنا سکھائیں گے؟"

اور ہال کے دروازے پر دو بورڈ لگے تھے:

"خاموشی کی چیخ—جہاں ہر سچ کا حق ہے کہ وہ بولے۔"

"Creative Resistance Cell—

جہاں خاموشی کو زبان، اور سچ کو منزل دی جاتی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اقتباس—برسوں بعد...

"لفظوں نے ہمیں بکھیر کر جوڑا...

اور پھر جوڑ کر نیا بنا دیا۔

ہم نے جب قلم اٹھایا، تو ابتدا میں وہ صرف جذبات کا بوجھ اٹھاتا تھا۔

لیکن جب ہم نے اس بوجھ میں سچ کی روشنی ملائی، تو وہ بوجھ، روشنی بن گیا۔ "

وہ لائبریری کی خاموش کرسی، ...

جہاں کبھی ابرو نے ایک انجان ناول بند کیا تھا—

آج وہاں ایک اور لڑکی بیٹھی ہے،

ہاتھ میں ایک کتاب

"لفظوں کی روشنی—ایک نیا سفر"

ابرو آج درس دیتی ہے، لفظوں میں وقار پیدا کرنے کا۔ =

لکھاری اپنی کہانیاں لکھتے ہوئے اُن لمحوں کو یاد کرتی ہے

جو اس نے ابرو کے ساتھ **خاموش مزاحمت کے دنوں میں** گزارے تھے۔

نادلز کلب
Clubb of Quality Content

اور راہداری کے آخری سرے پر ابصار کی تصویر ...

ہر گزرنے والے کو یاد دلاتی ہے کہ :

"قلم کا عدل وہی ہے جو قاری کے دل کو روشن کرے — نہ کہ صرف آنکھوں کو چمک دے۔"

برسوں بعد بھی وہ چراغ جل رہا ہے،

جسے کبھی ایک لڑکی نے اندر کی تڑپ سے روشن کیا تھا۔

"یہ صرف کہانی نہیں —

ایک زندہ تحریک ہے،

جو ہر دل میں جاگتی ہے،

جہاں لفظوں کا احترام باقی ہے۔"

"اور یوں، ایک چیخ، ایک صدا بن گئی — جو وقت کے ہر دور میں گونجتی رہے گی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اختتام

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پیغام

ادب صرف تفریح یا شہرت کا ذریعہ نہیں—

بلکہ روح کی تربیت، ذہن کی بیداری،

اور معاشرتی اصلاح کا ایک طاقتور ذریعہ ہے۔

اگر قلم ضمیر سے جدا ہو جائے تو وہ زخم دیتا ہے۔

مگر جب وہ سچائی، درد، اور مقصد سے جُڑ جائے —

تو وہی قلم مرہم بن جاتا ہے۔

"لفظ اگر فحاشی بانٹیں، تو ذہن آلودہ کرتے ہیں —

مگر اگر سچائی سے لبریز ہوں،

تو وہ روحوں کو نکھار دیتے ہیں۔"

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے:

"قلم کو زخم بنانا ہے، یا شفا۔"

Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842